© rasailojaraid.com

ولی کی اجازت وشمولیت کے بغیر لڑکی کا نکاح

جب بھی کوئی لڑکی گھر سے بھاگ کر نکاح کرتی ہے تو والدین ہم سے فتویٰ لینے آتے ہیں کہ ان کی اجازت اور شمولیت کے بغیر نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ایسے والدین کی اکثریت کی زندگی میں اسلام کا عملاً کوئی دخل نہیں ہوتا، صرف نکاح اور جنازہ کی حد تک ان کا اسلام سے سروکار ہوتا ہے۔ باقی معاملات میں، وہ اسلام کو لپیٹ کر طاقِ نسیاں پر رکھ دیتے ہیں۔ فتویٰ تو یہی ہے کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا'' مگر اتنا کہنے سے ان کے درد کا درماں نہیں ہوتا کیونکہ جب کورٹ یا کسی بھی مقام پر نکاح ہو جائے تو پھر ہو جاتا ہے۔ ایسے ولی، جنہوں نے اسلام کو اپنے گھروں سے بے دخل کر دیا اور لڑکیوں کو جدید سماج کی آزادیاں دے کر جنس، ڈراما، فلم اور واٹس ایپ کی وادیوں میں دھکیل دیا، وہ لڑکیوں کی بربادیوں کے خود مجرم ہیں انہیں یہ دکھ نہیں ہوتا کہ لڑکی نے اسلام کے کسی حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ ان کو معاشرتی تذلیل وتحقیر کا مسئلہ لاحق رہتا ہے۔ مجروح انا اور نکٹی، انہیں مفتیان اسلام کے پاس لاتی ہے مگر میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی؟ بالغ لڑکی، عدالتی نکاح کرے تو اس کا علاج مفتیانِ شرع اسلام کے پاس نہیں ہوتا ہے۔ مگر وہ یہاں نہیں رکتے بلکہ غیرت کے نام پر لڑکیوں کا قتل کرتے ہیں جو جو سراسر فعل حرام ہے۔ اسلام میں سزا دینا عدالت کا کام ہے۔ قرآن اس باب میں واضح احکام دیتا ہے۔

ہم اس کو غیرت کا مسئلہ نہیں سمجھتے بلکہ حماقت کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں۔ ہم ایسے غیرت منداولیاء سے یہ ضرور پوچھنا چاہیں گے کہ جب ان کے لڑکے، کسی کی بیٹی کو بھگا کر لے جاتے ہیں تو ان کی غیرت کہاں چلی جاتی ہے؟ اس وقت تو وہ ہیرو لگتے ہیں۔ پھر ان نام نہاد غیرت مندوں سے یہ پوچھنا بھی واجب ہے کہ جب لڑکیاں، جدید سماج میں، مال روڈز پر اور پارکوں میں، غول بن کر پھرتی اور اپنی عشوہ طرازیوں سے لڑکوں کے دل موہتی ہیں تو ان کی غیرت کہاں ہوتی ہے۔ اس قسم کے سارے نکاح، ان کی اپنی غفلت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ اسلام کی پابندی کرتے اور بیٹیوں کو پردہ میں بٹھاتے اور مرد وزن کی مخلوط محفلوں میں انہیں نہ شامل ہونے دیتے تو ان کو اس ذلت آمیز انجام سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ ہم جلے دل کے ساتھ یہ سوال پوچھ رہے ہیں ورنہ ہماری دلی ہمدردی ان کی مجروح انا کے ساتھ ہے۔ ہمارا دل، ان کی بے بسی پر کڑھتا ہے۔ یہ ماڈرن ازم نہیں۔ ہمارے ہاں ایک غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ اقوامِ شرق وغرب کی ترقی عریانی اور مرد وزن کے بے روک ٹوک اختلاط میں ہے۔ نہیں، ایسا ہرگز نہیں! ترقی کا راز ایجاد واختراع، محنت اور کاروباری دیانت میں ہے۔ تعلیم میں ہے۔ اتفاق یہ ہوا کہ اقوام مغرب نے تعلیم، ایجاد واختراع، محنت اور دیانت کے ساتھ، عریانی کو بھی اپنایا۔ مغرب کا مرد خود تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھری پیس سوٹ زیب تن کرتا ہے مگر عورت کو سکرٹ سے منی سکرٹ اور اب بیکنی پر لے آیا ہے۔ بھولی عورت اسے آزادی نسواں سمجھتی رہی جبکہ حقیقت اس کے الٹ ہے۔ مرد ہاتھ کر گیا کہ اول تو اسے اپنے صنعتی پیداواری نظام کا پرزہ بنایا، پھر ان عریاں پیکروں کو اپنے گرد و پیش میں رکھ کر، جنسی تلذذ سے ہردم، تازہ دم رہا۔

ہم تعلیم نسواں کو فرض مانتے ہیں لیکن یہ کہیں نہیں آیا کہ تعلیم پا کر لڑکیاں اولیا کی اجازت کے بغیر اپنے نکاح عدالتوں میں کرلیا کریں۔ ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فلم، ڈراما، شوبز کے میدان میں ہیڈ ہنٹرز (Head Hunters) ہمیشہ مصروف عمل رہتے ہیں اور گلستانِ شباب میں سے گلہائے نو دیدہ نوچ کر، اپنی عریاں دنیا میں جا سجاتے ہیں۔ اخباروں میں اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ آڈیشن رچائے جاتے ہیں اس وقت تو غیرت مند اولیا کی غیرت پر چوٹ نہیں پڑتی۔ مگر جب لڑکیاں عدالتوں میں جا کر نکاح کرلیں تو یک لخت دریائے غیرت میں سیلاب آجاتا ہے۔

اس تحریر کی علت حالیہ دنوں میں لاہور کورٹ کے احاطہ میں ایک بدنصیب ماں کی دل دوز چیخیں ہیں جو نالش لے کر عدالت میں آتی تھی مگر اس کی بیٹی نے اس کی کلبلاتی ممتا کو ٹھکرا دیا اور عدالت میں اپنے رانجھن کے ساتھ اپنے نکاح کی تصدیق کے بعد اس کے ساتھ چلی گئی۔

طرز حکومت کی بحث

پاکستان بنے ستر سال گزر گئے مگر یہاں ابھی تک طرز حکومت کا جھگڑا طے نہیں ہوا۔ آئین میں پارلیمانی جمہوری سسٹم، طرز حکومت قرار دیا گیا ہے لیکن دانشوروں کا ایک طبقہ اسے پانی پی پی کر کوستا ہے۔ ایوب خان نے اپنی فوجی ڈکٹیٹر شپ کی کیاری میں محدود جمہوریت کا پودا لگایا اور دس سال بعد خود ہی اس کی ناکامی کا اعتراف کر کے اس کا دفتر لپیٹ کر، اپنے ساتھ لے گیا اور ملک میں دوسرا مارشل لا لگایا گیا۔ ملک ٹوٹا، موجودہ آئین پارلیمانی جمہوریت کی بنیاد پر بنا مگر جنرل ضیاء الحق نے جمہوریت کو اپنی گیارہ سالہ آمریت میں مردہ کر دیا۔

صدارتی طرز حکومت امریکہ میں کامیاب، یہاں ناکام، پارلیمانی جمہوریت برطانیہ سمیت درجنوں ممالک میں کامیاب اور وہاں کی اقوام فائز المرام ہیں جبکہ ہمارے ہاں یہ ناکام اور ہم نامراد۔ بات جمہوریت یا آمریت کی نہیں بلکہ ”ناچ نجانے آنگن ٹیڑھا“ کی ہے۔ اس سے آگے وہ جرم ہے جو ہم نے اللہ تعالیٰ سے عہد باندھ کر توڑا، وہ بڑا سنگین ہے۔ وہ عہد قرارداد پاکستان، قائداعظم کی درجنوں تقاریر اور آخر میں قرارداد مقاصد کی شکل میں منضبط ہے۔ آیئے اس عہد کی تجدید کریں۔ اللہ سے ڈریں اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کریں۔ امریکہ سے ڈرنا اور فلم سٹاروں سے محبت کرنا ترک کر دو تو پھر دیکھو تمہارے دلدر کیسے دور ہوتے ہیں۔ و ما علینا الا البلاغ۔

© rasailojaraid.com